نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول ۲ روپیہ ۸ آنہ | قیمت سالیانہ معہ محصول ۳ روپیہ

نمبر ۶ - جلد ۸ | لودیانہ ۵ - فروری ۱۸۸۰ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

آج سے اخبار نور افشاں نے طرز جدید اختیار کی ہے +

غالباً شاہ جان والئے حبش اور خدیو مصر میں جنگ ہوگی کیونکہ گارڈن پاشا کی سفارت بے نیل مرام حبش سے واپس ہوئی ہے +

ایک یورشین لڑکی نے کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان داخلہ میں کامیابی حاصل کی +

پچیس لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے لنڈن میں ایک کمپنی تمام میں ریل بنانے کیواسطے قایم ہوئی ہے +

بروده کے نئے محل کا نام لکشمی بلاس رکھا گیا ہے +

جنرل داؤد شاہ کو شاہ اودہ کے چڑیا خانہ کی سیر کرائی گئی +

کابل میں افواہ ہے کہ ایوب خان قندھار کو فتح کر کے کابل پر بڑھا چلا آتا ہے +

شہنشاہ بیگم روس کو جنوبی مقامات میں قیام کرنیکی وجہ سے کچھ فایدہ نہیں ہے +

شہر سویز کے جہازوں کو حکم ملا تھا کہ وہ بہرنگ تیار ہو جائیں وجہ معلوم نہیں +

گزٹ آف انڈیا میں مشتہر ہوا ہے کہ یکم جنوری سے ۷ ماہ تک برٹش فرانسیسی عہد نامہ اور قایم رہیگا +

سنہ ۱۸۸۱ء میں ماسکو میں عمدہ تصاویر کی اور سنہ ۱۸۸۳ء میں نیویارک میں دنیا کی صنایع کی نمایش ہوگی +

نامہ نگار لنڈن کا بیان ہے کہ نایب وزیر غالباً لارڈ لٹن کی جگہہ مقرر ہونگے +

ولیعہد ایران کے ہاں جو اسوقت گورنر اصفہان میں توام لڑکے پیدا ہوئے - بچے زندہ ہیں مگر بیگم کا انتقال ہوگیا +

سینٹ پیٹر برگ یونیورسٹی کے پروفیسر مناف صاحب بودہ مذہب اور اُن کے بتوں کی تحقیقات کیواسطے ہندوستان اور افغانستان کو آنے والے ہیں +

میجر یوشیمن صاحب کو جو اسوقت کیپ میں ہیں ہندستان میں آنے اور افغانستان میں جاکر کام کرنیکا حکم ہوا ہے +

کابل سے جو خبر ۱۲ جنوری کو آئی تھی اُس سے معلوم ہوا کہ فرقہ ہزارہ کی فوج نے بزیر بخت سردار رجب خان کے محمد جان کی فوج پر حملہ کیا - اور اُسکی فوج کو شکست دی یہہ لڑائی غزنی سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہوئی تھی - سردار رجب خان نے محمد جان کی فوج کو غزنی کی دیوار تک بھگایا +

حکم ہوا ہے کہ جن گوروں کے ایام ملازمی ختم ہوگئے ہیں اُنمیں سے پھر تین ہزار گورے بھرتی کئے جائیں +

روس میں اسوجہہ سے بہت تشویش ہے کہ حال میں شہنشاہ پر حملہ ہوا تھا پولیس کو ابھی تک مفسدوں کا سراغ نہیں ملا +

محمد جان سرگروہ مفسدان افغانستان قتل نہیں ہوا مگر اُسکا بھائی مارا گیا ہے +

نور افشاں

متیسا بادشاہ

——افریقہ کے وسط میں ایک بہت بڑی ریاست ہے جسکے حکمران متیسا بادشاہ ہیں - اگرچہ وہاں پر فی الحال کوئی علم جاری نہیں اور نہ کسی علم کا چرچہ ہے مگر تو بھی لاعلمی پر وہاں کا بادشاہ صاحب شعور اور عقلمند شمار کیا جاتا ہے - بہت عرصہ سے بادشاہ مذکور سے عربی بردہ فروش اتحاد رکھتے ہیں اور بہت سے غلام ادہر اُدھر سے وے عربی بردہ فروش لاتے ہیں اور غلاموںکو فروخت کرتے ہیں - عربیوں کی سعی و کوشش سے بادشاہ مذکور اسلام کو قبول کرتا تھا +

قریب ۴ سال کے گذرے ہونگے کہ ایک سیاح مسمی سٹینلی صاحب ملک امریکہ کیطرف سے ریاست مذکورہ بالا میں پہونچے اور ۴ مہینے تک بادشاہ متیسا کے یہاں مہمان رہے - بادشاہ نے سٹینلی صاحب کی صحبت سے دین عیسوی کو پسند کرکے قبول کیا اور درخواست کی کہ میرے واسطے کوئی پادری یہاں بھیجا جاوے - چنانچہ اس درخواست پر سٹینلی صاحب نے کوشش کی اور انگلستان کیطرف سے پادری بھیجے گئے - جسوقت بادشاہ کے پاس پادری پہنچے تو بہت خوشی سے انکو قبول کیا +

جسوقت روم کے مسلمانوں کے پاس یہہ خبر پہونچی کہ متیسا بادشاہ عیسائی ہوگیا ہے اور پادریوں کو اُسنے اپنے یہاں بُلایا ہے تو اُنہوں نے بھی چند علماء روم سے بادشاہ کے پاس بھیجدئے تاکہ بادشاہ کو پادریوں کے ہاتھ سے بچایا جاوے - چنانچہ اُسوقت سے تاحال وے علماء کوشش کر رہے ہیں کہ کسیطور سے ایسا ہو کہ پادریوں کی طرف سے بادشاہ بدظن ہوجائے - اب سنا جاتا ہے کہ بادشاہ کے دل میں شبہ پڑگیا ہے کیونکہ جب علماء اسلام کا اور کچھ بس نہ چلا تو بادشاہ کے دل میں یہہ ظن ڈالدیا کہ یہہ پادری صاحب جو تمہارے پاس ہیں تمہارے دشمن ہیں اور اب یہہ چاہتے ہیں کہ مصر کا بادشاہ آپکے ملک کو ضبط کرے +

ہم گمان کرتے ہیں کہ اُنکا یہہ طریقہ جواب اختیار کیا گیا ہے کامیابی حاصل نہ کریگا کیونکہ وہ جو جھوٹھ کو رہبر ٹھہراتا ہے آپ ہی جھوٹھا ٹھہرایا جائیگا +

اسلام جبکہ مسیح کے دین کا مقابلہ کرتے وقت کامیابی چاہتا ہے تو صرف ایک طریقہ واجب طور سے اختیار کرسکتا ہے یعنے جب از روئے توریت و انجیل یہہ ثابت کرے کہ محمد پیغمبر اور قرآن خدا کا کلام ہے اور کہ گنہگار بغیر کفارہ مسیح نجات پاسکتا ہے +

یہہ طریقہ اس دعوےٰ اسلام پر موقوف ہوگا کہ ابتدائے عالم سے آجتک دنیا میں صرف ایک ہی سچا دین ہے اور وہ دین اسلام ہے - جسکے معتقد پیغمبر تھے اور جسکا بیان توریت و زبور و انجیل و قرآن میں پایا جاتا ہے - اس طریقہ میں صرف ایک خاص مشکل کا حل کرنا باقی ہے یعنے یہہ کہ تعلیم درباب نجات اور ذات مسیح و روح القدس جو کہ توریت و زبور و انجیل میں پائی جاتی ہے قرآن سے بالکل برخلاف ہے - جب یہہ مشکل حل کیجاوے اور وہ دین جو کہ توریت و انجیل سے ظاہر ہے دین اسلام معلوم ہو تو ساری دنیا کے لوگ دین اسلام کو قبول کرینگے اور دین عیسوی باطل ٹھہریگا +

افغانستان سے برتاؤ

——عرصہ سے جنگ افغانستان جاری ہے اور ابھی تک اُسکے انجام کا کوئی نشان نظر نہیں آتا کیونکہ افغانستان کے خودسر لوگ اپنی شرارت سے باز نہیں آتے - سبب اُسکا یہی معلوم ہوتا ہے کہ اب کوئی افغانستان کا امیر نہیں ہے اسلئے گورنمنٹ نے تجویز کی ہے کہ اب افغانستان کے ساتھ یوں برتاؤ کرنا چاہئے +

۱ - یہہ کہ ملک خودمختار رکھا جاویگا مگر وہاں کے عہدہ امارت پر جسکو گورنمنٹ ہند چاہیگی ممتاز کریگی +

۲ - کابل میں ایک ریزیڈنٹ ہمیشہ کے لئے رکھا جائیگا +

۳ - امیر کے ذریعہ سے کاروبار ملکی انجام دئے جاوینگے مگر امیر کو اختیار نہیں ہوگا کہ ذرہ سا کام بھی بغیر صلاح حکام انگریزی کے انجام دے +

۴ - امیر کے خرچ پر افغانی فوج بھرتی کیجائیگی جسکی ہر ایک افسری انگریزوں کے ہاتھ میں ہیگی - اور اُسکا تغیر و تبدل گورنمنٹ ہند کی حسب منشاء ہوا کریگا +

۵ - افغانی سرداروں یا وہاں کی رعایا کے کسی قسم کا جھگڑا ہو تو اُسکی تحقیقات انگریزی افسر کیا کرینگے +

۶ - امیر بنانے یا چننے کا اختیار اگرچہ افغانستان کے اعلیٰ اعلیٰ لوگوں کو ہوگا مگر تاہم گورنمنٹ ہند کی رائے اس امر میں بھی سب سے بڑھکر تصور کیجائیگی +

دینِ حق کے نشان

اِس بات پر سب متفق ہیں کہ خدا نے آدمیوں کے لئے دین مقرر کیا اور اِس دین میں

پہلے۔ خدا کی ذات اور صفات کا بیان ضرور ہے +

دوسرے۔ دنیا اور آدمی کی پیدائش اور اُس کی پیدائش کی وجہ کا ذکر جو کچھ اُس میں ہو سو ایسے طور پر کہ خدا کی صفتوں کا ثبوت اور ظہور بھی پایا جاوے +

تیسرے۔ اِس کا بیان کہ خدا اور آدمی کے درمیان کیا نسبت ہے +

چوتھے۔ اُس دین پر خدا کی ایسی مہر ہو کہ ویسی کوئی نہ کر سکے +

پہلے۔ دین حق میں خدا کی ذات اور صفات کا بیان ضرور ہے۔ اِس مقدمہ میں دنیا کے اہل مذہب سب باتوں کو ایک طرح پر بیان نہیں کرتے پر تو بھی خدا کی بعضی صفتیں ایسی ہیں جن پر دہریوں کے سوا سب اتفاق رکھتے اور یہہ بھی مان لیتے ہیں کہ جس دین میں انکے نشان نہ ہوں وہ دین خدا کی طرف سے نہیں وہ صفتیں یہہ ہیں +

۱۔ خدا قدوس ہے اور اُس کی قدوسی اُس کی سب دوسری صفتوں کی رونق ہے +

۲۔ خدا عادل ہے وہ ہر ایک کو اُس کے دل کے حال اور اُس کی چال کے موافق ٹھیک ٹھیک بدلا دیتا ہے +

۳۔ خدا رحیم ہے یعنے وہ اِنسان کی اگرچہ گنہگار ہو بہتری چاہتا ہے لیکن اِس طور پر کہ اُس کا رحم اُس کے عدل اور قدوسی کو خلل نہ پہنچاوے +

۴۔ خدا عالم الغیب اور ہمہ دان ہے یعنے ماضی اور حال و استقبال کی سب باتیں اُس پر ظاہر ہیں اور تمام مخلوقات کے ہر ایک وقت کی سب باتیں وہ جانتا ہے۔ اُسکے سب ارادے حکمت سے بھرے ہیں اور ہمیشہ اُن کے پورا کرنے کی تدبیریں اچھی سے اچھی کرتا ہے۔ اِس سبب سے حاصل ہوتا کہ جب پہلے ہی سے آدمیوں کی روحانی احتیاج و تقاضا ایک ہے تو نجات کی راہ بھی جو خدا نے اُس کے لئے ٹھہرائی ایک ہی ہوگی۔ اِنسان کو تو آیندہ کی کچھ خبر نہیں اِس سبب سے اُس کے آئین اور دستور دم بدم بدل جاتے ہیں لیکن خدا ایسا ہمہ دان ہے کہ اُسنے دنیا کی ابتدا سے ہر زمانے کے لوگوں کے احوال اور احتیاج کو بخوبی سمجھ کر اُن کے لئے پہلے ہی ایسی تدبیریں مقرر کر دیں کہ اُن میں تبدیل ہرگز نہیں +

۵۔ خدا صادق ہے اور جو کچھ فرماتا سب سچ ہوتا ہے اور اُسکی ایک بات اُس کی دوسری بات کو ہرگز نہیں جھٹھلاتی۔ پس کتاب الٰہی ایک ہو خواہ کئی اُس میں اختلاف ممکن نہیں۔ اور جب کہ وہ ساری خلقت کا پیدا کرنیوالا ٹھہرا تو چاہئے کہ اُس کا کلام اُس کے کسی کام اور دنیا کے حقیقت حال کے برخلاف نہ ہو +

۶۔ خدا قادر مطلق ہے یعنے جو چاہتا سو کر سکتا +

۷۔ خدا واحد ہے +

۸۔ خدا غیر متغیر ہے یعنے اُس کی ذات اور صفات اور اُس کے ارادے اور خواہشیں اور قصد کبھی نہیں بدلتے +

جاننا چاہئے کہ اور صفتوں کے سوا یہہ آٹھ صفتیں سچے خدا کی ہیں جن میں کسیکو شک نہیں اور اسبات کو بھی سب مان لیتے ہیں کہ جس مذہب یا کتاب میں اِن صفتوں کا اثبات نہ ہو وہ ہرگز خدا کی طرف سے نہیں +

دوسرے۔ دین حق میں آدمی اور دنیا کی پیدائش اور پیدائش کی وجہ کا جو کچھ ذکر ہو تو ایسے طور پر کہ اُس میں خدا کی صفتیں اور اُس کی بزرگیاں ظاہر ہوں مثلاً اِن دو باتوں میں +

۱۔ آدمی اور دنیا کی پیدائش کے بیان میں +

۲۔ اِسبات کے بیان میں کہ آدمی کس واسطے پیدا ہوا +

تیسرے۔ دین حق میں اِس کا بیان چاہئے کہ خدا اور آدمی کے بیچ کیا علاقہ ہے اِس میں دو باتیں ہیں

پہلے۔ یہہ کہ خدا آدمی سے کیا علاقہ رکھتا ہے آیا وہ اُسکا خالق اور پروردگار اور اُس پر اور تمام دنیا پر حکومت و اختیار رکھتا ہے یا نہیں اور اگر وہ سب کا خالق اور حاکم ہے تو اُسنے کچھ احکام بھی ضرور فرمائے ہونگے کہ آدمی کو کیا کرنا اور کیا نہ کرنا چاہئے اور گناہ و طاعت میں کیا فرق ہے سو احکام کون ہیں +

دوسرے۔ یہہ کہ آدمی کو خدا سے کیا علاقہ آیا وہ اُسکا مخلوق ہے اور اُس کو اپنی سب باتوں کا حساب دینا ہے یا نہیں اگر وہ مخلوق ہے اور اُسے حساب دینا اور وہ گنہگار بھی ہے تو آیا اُسے بخشے جانے کی اُمید ہے یا نہیں اگر اُمید ہے تو کس طور پر

دین حق میں اِن باتوں کی خبر بہت ضرور ہے جس سے آدمی آپ کو اور خدا کو پہچانے اور اپنے واجبات کو جانے اور اپنی ہمیشہ کی بہتری حاصل کرے۔ پھر چاہئے کہ وہ دین آدمی کے حال کے موافق اور اُس میں ایسا اتفاق اور خوبی اور اِس طور پر اُس کا بیان ہو کہ اُس سے ہر ایک بے تعصب طالب حق کی خاطر جمع ہو جاوے +

چوتھے۔ دین حق پر خدا کی ایسی مہر ہو کہ کوئی مخلوق ویسی نہ کر سکے جس سے اُسکا ہونا خدا کی طرف سے ثابت ٹھہرے اور جب کہ خدا کی ذات بے حد ہے اِس لئے اُس کی کتنی باتیں بھی آدمی کے فہم سے نہایت دور ہیں۔ سو اگر اُسکی

مراسلات

خط

جناب مہتمم نورافشاں سلامت +

میں نے نورافشاں کے نمبر ۲۰ جلد ۷ - ۱۰ مئی ۱۸۸۷ع میں ایک اشتہار دیکھا جس میں عبداللہ عیسائی نے مولوی سید محمد حسین ملازم امریکن مشن الہ آباد کے رسالہ معیار المنطق کی تعریف لکھی ہے اور میری دانست میں انکی غرض یہہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر کتاب مذکور چھپ جائے تو عموماً اُس سے ہر شخص کو بہت فائدہ ہوگا کیونکہ کتاب مذکور حقیقت میں نہایت عمدہ ہے اور اِسبات میں میں بھی عبداللہ کے موافق یہی کہتا ہوں کہ ابتک ایسی کتاب ابھی تک دیکھنے اور سُننے میں نہیں آئی اگر وہ چھپ جائے تو ہم عیسائیوں میں علم منطق کی ترقی انتہائے مراتب کو پہونچ جائیگی لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ ابھی تک اُسکے چھپنے کی کوئی اُمید نہیں پیدا ہوئی بعدازاں پھر میں نے نورافشاں کے ۴۶ نمبر جلد ۷ - ۱۲ نومبر ۱۸۸۷ع میں ایک خط دیکھا جس میں راقم صاحب نے اپنے نام نامی سے اطلاع نہیں کی ہے صرف اپنا خطاب انصاف پسند اور جائے سکونت بانس بریلی لکھی ہے لیکن انکی طرز تحریر سے یہہ بات واضح ہوتی ہے کہ اِس علم میں اُنکو کمال دستگاہ حاصل ہے سو مجھکو نہایت خوشی حاصل ہوئی اور میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اُسکے فضل و کرم سے ہم عیسائیوں میں راقم صاحب ایک ایسے منطقی ہیں کہ جو دقیقے اِس علم کے نہ معلوم ہونگے وہ نورافشاں کی معرفت اُنسے حل کرلئے جایا کرینگے اور کسی غیر قوم کی منت اُٹھانے کی نوبت نہ آئیگی پس راقم صاحب کی خدمت میں میری یہہ عرض ہے کہ اگرچہ کتاب معیار المنطق میں صدہا دقیقے لاحل ہیں لیکن اُن سبھوں کو میں یک بیک نہیں پیش کرسکتا ہوں صرف ایک سوال اُن میں سے لکھتا ہوں راقم صاحب براہ مہربانی اور فائدہ رسانی اُسکا جواب نورافشاں میں چھپوادیں تو پھر میں دوسرا سوال بھی عرض کرونگا فقط - اور اُمیدوار ہوں کہ براہ مہربانی مجیب صاحب اپنا نام بھی لکھدینگے +

سوال

مثلاً ایک شخص نے پنجشنبہ کو صرف اتنا کہا کہ جمعہ کو میں جو کہونگا وہ سچ ہوگا اور جمعہ کو صرف اتنا کہا کہ پنجشنبہ کو میں نے جو کہا تھا وہ جھوٹھ تھا پس اگر جمعہ کا قول سچ فرض کیا جائے تو پنجشنبہ کا قول جھوٹھ ہوگا اور جب وہ جھوٹھ ہوجائیگا تو جمعہ کا قول جو سچ فرض کیا گیا ہے وہ جھوٹھ ہوجائیگا اور اگر جمعہ کا قول جھوٹھ فرض کیا جائے تو پنجشنبہ والا قول سچ ہوگا اور جب وہ سچ ہوگا تو جمعہ والا قول جو جھوٹھ فرض کیا گیا تھا وہ سچ ہوگا پس جمعہ کے قول کا صدق اُسکے کذب کو اور اُسکا کذب اُسکے صدق کو چاہتا ہے اور ایسا ہی پنجشنبہ کے قول کا صدق اپنے کذب کو اور اُس کا کذب اپنے صدق کو چاہتا ہے اور یہہ محال ہے انتہی ملخصاً منقول از کتاب معیار المنطق باب سوم مقصد اول فصل ۲۱ بیسیم +

راقم نیازمند حق پسند

تقیہ اگستینس بزرگ کا احوال

یہہ احوال سنکر اگستینس کا دل ازبس کہ موثر ہوا - اور وکٹورنیس کی تقلید کا نہایت مشتاق - اگستینس کا قول ہے کہ میں اُسے خوش و نہایت خوش سمجھتا تھا - اور دلی آہ سے کہتا تھا کہ کاش کہ میں بھی اُسکی مانند ہوتا - لیکن افسوس کہ میں پابزنجیر تھا یعنے میں بے ضبط شہوت کا عادی تھا - جس سے بری ہونا میرے لئے سخت دشوار تھا - میری روح سخت شرمسار اور پُر ملالت تھی +

ذکر ہے کہ ایک روز وہ ایک انجیر کے درخت کے نیچے لیٹا ہوا زار زار روکر خدا سے دعا کرتا اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتا تھا اور یوں کہتا تھا کہ ای خداوند تو کب تک مجھ سے غصہ میں رہیگا - میرے گذشتہ گناہوں سے درگزر - تابکے جو تابکے جو کیا کل تک جو ابھی کیوں نہیں - کاہیکو اسی گھڑی میری غلامی کا خاتمہ نہ ہو جو جب وہ اسطرح مناجات کررہا تھا تو ایک متصلہ باغ سے ایک لڑکے کی آواز ناگہاں اُس کے کانمیں پڑی جو یہ درپے گارہا تھا کہ لے اور پڑھ - لے اور پڑھ - یہہ الفاظ اگستینس کے کان میں بطور ہدایت پڑے تاکہ وہ اُس کتاب کو کہ جسے وہ پڑھ رہا تھا پھر ہاتھ میں لے اور پڑھے - وہ کتاب مقدس پولوس کے خطوط تھے - کتاب اُٹھاتے ہی جو اول فقرہ اُسکی نظر میں پڑا وہ یہہ تھا "کہ درست چلن سے چلیں نکہ اوباشی اور مستی سے - نکہ حرامکاریوں اور بدپرہیزیوں سے - نکہ جھگڑے اور ڈاہ سے - بلکہ خداوند یسوع مسیح سے ملبس ہو اور جسم کی خواہشوں کے لئے تدبیر نکرو - رومیوں ۱۳ ۱۳ و ۱۴"

اِن الفاظ کو پڑھتے ہی اُسکے دل پر آفتاب صداقت کی روشنی چمکی - اور یوں تمام شبہات کی دھندھ جو اِس سے پیشتر مثل اندھی گندلی باندھ کر ستا رہی تھی ایکبارگی کافور ہوگئی + اسدن سے اگستینس ایک نیا مخلوق ہوگیا - اور آئندہ کو گناہ کی التفات سے جو اتبک اُسکے گرویدہ خاطر تھی اپنے تئیں جدا کیا اور اصطباغ کا اُمیدوار ہو بزمرہ مصطبغان

اپنا نام درج کرایا۔ اور مسیحی ہوکر اپنے عہدہ پیروفیسری سے مستعفی ہوا اپنی والدہ ماجدہ کے ہمراہ اپنے وطن ٹالوفہ کی جانب بازگشت کی +

جبکہ وے شہر روم کے ایک بندرگاہ آسٹیا نامی میں ٹھہرے ہوئے تھے تب اگسٹینس کی اپنی ماں کے ساتھ آسمان کی نسبت گفتگو ہوئی اِس گفتگو کے سلسلہ میں اُسکی ماں نے کہا کہ اَے بیٹے مجھے اب اِس دنیا میں اور رہنے کی کچھ حاجت نہیں۔ کیونکہ اب میری دنیوی اُمید کوئی بھی باقی نہیں ہے۔ البتہ ایک امر تھا کہ جسکے لئے میری تمنا تھی کہ میں چندے اور جیتی رہوں۔ وہ امر یہہ تھا کہ اَے بیٹے میں اپنے مرنے سے پیشتر اِن آنکھوں سے تجھے ایک مسیحی دیکھوں۔ سو میرے خدا نے اِسے نہایت ہی عمدہ طور سے بیرے لئے کر دکھلایا۔ پانچ دن بعد اِس گفتگو کے اُسے بخار ہوا (جو واقعی پیام مرگ تھا)۔ اور نویں دن وہ مسیح میں سو گئی جہاں وہ باقی آئندہ +

نوٹ۔ اَے مسیحی والدین آپ کی اپنے بال بچوں کی نسبت کیا تمنا ہے۔ کیا صرف یہی کہ ہو شادی ہو جاوے ملکی پھنکار نہیں اولاد کے لئے جائداد چھوڑ جاویں تاکہ وے ہمارے بعد آرام سے زندگی بسر کریں۔ کیا یہہ کہ ہم اُنکو عمدہ سے عمدہ دنیوی تعلیم دیں۔ کیا یہہ کہ ہم اُنکو اپنی آنکھوں سے بڑے بڑے عہدوں پر ممتاز دیکھیں۔ کیا یہہ کہ وے ہماری آنکھوں کے سامنے اِس دنیا میں خوش گذران کریں وغیرہ وغیرہ اور بس۔ ہاں یہہ تو ہمارے فرض ہیں لیکن کیا اُس پایدار زندگی کے لئے کہ جسکا کبھی آخر نہ ہوگا اپنے فرض ادا کریں۔ کیا ہم اگسٹینس بزرگ کی ماں مونیکا نامی کی طرح ہر روز اپنے آسمانی باپ سے اپنی اولاد کے لابدی و ضروری فوائد کے لئے دعائیں کیا کریں اور آخر کو کیا ہماری تمنا یہہ ہو جو اُسکی ماں کی تھی۔ آہ عزیزو کیا ہم ماں باپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم بھی فخر ہو کہہ سکتے ہیں کہ خدا نے مجھے جو فرزند عنایت کئے اور میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ وہ سب یا تو مسیح میں ہیں یا مسیح کے ساتھ ہیں اور میرا دل اُنکی طرف سے آرام میں ہے۔ کاش کہ خدا اپنا فضل ہم پر کرے تاکہ ہم ماں باپ بھی جب مرنے لگیں اسی طرح کہہ سکیں۔ آمین

اخبارات تار برقی

کابل۔ ۲۶ جنوری۔ بیان ہے کہ محمد جان نے جرگون کے نام عموماً حکم جاری کیا ہے کہ برٹش فوج موجودہ کابل پر ۲۴ فروری حملہ کی مقرر ہے۔ شہر کی دیواروں پر مفسدانہ اشتہار چسپاں ہوئے ہیں۔ غالباً یہہ کارستانی ارض سرداروں کی ہے۔ کئی سپاہی اردل پلٹن کے کابل میں دکھائی دئے ہیں غلام حیدر گورنر ترکستان نے ہدیۃً چھ گھوڑے محمد جان میر بچہ اور سردن خان کو بھیجے ہیں اُنہوں نے اِس طرح ہمدردی ظاہر کی ہے اور اتفاق دکھلایا ہے بابا کو چکار کے قریب گھوڑے پہنچے اور وہاں سے آگے بھیجے گئے۔ آخیر خبر سے معلوم ہوا کہ محمد جان بامیان کو جاتا ہے غالباً یہہ اِسلئے جاتا ہے کہ ترکستان سے جو فوج آتی ہے اُسکا استقبال کرے کو لنگار و اقع لوگار میں مسلح آدمی جمع ہو رہے ہیں۔ ہم ایک سنگر زین بندوقوں کا بالاحصار میں بنا رہے ہیں۔ جنرل رابرٹس آجکل لاتابند کے ملاحظہ کو گئے ہیں تاکہ وہاں جو تھانے مقرر ہوئے ہیں اُنکو دیکھیں۔ غلام حیدر جو افغان کا جرنیل محمد جان کے ساتھ ہے سنا ہے کہ وہ غزنی کے جنگ میں سخت زخمی ہوا تھا +

کابل۔ ۲۷ جنوری۔ تمام افسر جو کابل ڈویزن فوج سے غیر حاضر ہیں اور رنگروٹ یا گھوڑے بھرتی کرنے گئے ہیں اُنکو حکم ہوا ہے کہ ۱۵ مارچ تک اپنی اپنی پلٹنو نمیں آکر شریک ہوں۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ شروع موسم گرما میں پھر فوجی گرمجوشی ہوگی۔ لیکن ہنوز ہماری کسی حکمت عملی کا اظہار نہیں ہوا ہے۔ سر فریڈرک رابرٹس کل لاتابند کو گئے تھے اور شام ہی کو شیر پور واپس گئے محمد جان کی نسبت سنا ہے کہ وہ مارا گیا +

کلکتہ ۲۸ جنوری۔ کابل سے ۲۷ تاریخ کو خبر آئی کہ جنرل رابرٹس ۲۶ تاریخ لاتابند کو گئے تھے۔ حکم ہر ایک مقام پر جاری ہوا کہ وہاں ایک مہینے کی رسد رہے اور ہمیشہ تین ہفتہ سے کسی طرح کم رسد نہ ہو۔ پہیئے دار توپخانہ جگدلک کو جا سکتا ہے کابل تک بالکل راستہ بنکر تیار ہو جائیگا۔ سفر مینا کے لوگ درمیان سیہ بابا اور لاتابند کے ایک ناقص راستہ کو درست کر رہے ہیں رسد کافی آتی ہے غزنی اور دیگر مقامات میں بدستور کارروائی ہے +

جلال آباد ۲۶ جنوری۔ مندرجہ ذیل فوج درہ کو ۲۳ تاریخ روانہ ہوئی کہ گھاٹی میں ہوکر راستہ بنائے ڈیڑھ سو بارھویں پلٹن ڈیڑھ سو ۲۷ پنجابی پلٹن ایک کمپنی سفر مینا اور اس یہہ فوج اپنے ساتھ تین روز کی رسد لے گئی ہے۔ ۲۵ پلٹن کے آدمی اور ۳۰ پنجابی پلٹن ۲۴ تاریخ یہاں داخل ہوئے۔ جنرل ڈورن کی برگیڈ کا ہیڈکوارٹر آج پہونچا دو سو سپاہی ۲۵ کی اردل پلٹن کے درہ میں اُن لوگوں کی حفاظت کے لئے چھوڑ دئے جو کہ راستہ بنا رہے ہیں +

پشاور ۲۸ جنوری۔ دو چودھویں رجمنٹ سرحد کو روانہ ہوئی۔ خبر ہے کہ ملا خلیل پھر آدمی جمع کر رہا ہے چنانچہ سوات سے بہت سے آدمی آ اُسکے ساتھ شامل ہوئے ہیں +

کلکتہ ۲۹ جنوری۔ کابل سے ۲۸ جنوری کو خبر آئی کہ لوگاریوں کا چال چلن اب تک اچھا نہیں ہے قلات غلزئی متصل شاہ بیر میں جو غلزئی جمع ہوئے تھے وہ اب منتشر کر دئے گئے جنوبی ملک غلزیوں میں سے بہت سے غلزئی غزنی کو جا رہے ہیں +

کابل ۳۰ جنوری۔ چاراسیہ سے خبر ملی ہے کہ محمد حسین خان

سابق گورنر جلال آباد برائی امن میں جو درہلوگر میں ہو بشمول محمد طاہر خان پسر محمد شریف خان محمد جان سے ملنے کی لوگوں کو ترغیب دے رہا ہے - ہزارہ اور کوہ دامن والوں کا ایک قافلہ بھیڑیں اور غلہ لیکر کوہ دامن کو جا رہا تھا انکو میدانیوں نے ارغندہ کے قریب لوٹ لیا سردار شاہباز خان گورنر کوہستان نے میر بچہ کے بھائی سکندر شاہ سے ملاقات کی -

چار ہاٹرز توپیں بالا حصار میں پہونچ گئیں +

کلکتہ ۳۰ - جنوری - جنرل برایٹ صاحب نے ۲ جنوری کو درہ لغمان میں قدرتی غزیز خان کے متصل پر ہر فتح محمد خان اور عصمت اللہ خان کے قلعوں کو تباہ کر دیا دیہات کے بڑے آدمی اُن کے کیمپ میں آ رہے ہیں عصمت اللہ خان قلعہ مرالی خیل میں چلا گیا ہے اُمید ہے کہ مشرقی طرف کے ملک جو درہ انتہا میں رہتے ہیں کیمپ میں آئینگے - جنرل برایٹ صاحب نے درہ میں داخل ہونے سے پیشتر اس مضمون کا اعلان دیا تھا کہ وہ سب ملک اور ساکنین بے اندیشہ رہیں جو مقابلہ سے باز آکر اپنے مقامات میں ٹھہرے رہینگے - لوگوں کو بقیمت رسد پہونچانے اور گورنر لغمان سے متعلق ہونے کی ترغیب دی +

کابل کی خبر ہے کہ محمد جان بہت جلد حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے وہ ابھی کوہستانیوں اور لوگاریوں کے برانگیختہ کرنے میں مصروف ہے - قندھار اور قلات غلزئی اور پشترو کے اضلاع میں امن ہے - ہرات کی خبر ہے کہ ایوبخان کابلی لشکر کے ایک حصہ کو فوج پر بڑھانے میں ناکام رہا فوج نے کہا کہ وہ بحالت نہ ملنے تنخواہ کے اُس سے جدا ہو کر گھر کو چلے جائینگے +

کلکتہ - یکم فروری - عرصہ چند روز میں بہت کم خبریں کابل سے آئی ہیں - جسوقت سے ہمند لوگوں نے شکست کھائی ہے تب سے لوگ خاموش ہیں اور نہ راستوں میں تکلیف دیتے ہیں - صرف غزنی میں دشمن جمع ہیں - دو روز سے برف بہت پڑ رہا ہے - فوج میں تندرستی ہے + ترکستان کے حاکم کے پاس سے خبر آئی ہے کہ غلام حیدر خان کی فوج نے خود کو جو قلعہ میدان میں مقیم تھی نائب محمد جان کے سپرد کر دیا ہے - اور حاکم کا یہہ خیال ہے کہ ترکستان کے معاملات کا فیصلہ ہو گیا ہے - سلطان مراد خان نے جو قندس کا بڑا سردار ہے وعدہ کیا ہے کہ میں امداد کے لئے بہت فوج روانہ کرونگا - کوہستان کی طرف سے عمدہ خبریں آتی ہیں - وہاں کے بہت ملک سرکار انگریزی کے حاکم کے پاس رہتے ہیں اور اطاعت قبول کرتے ہیں - وہ شہرت جو پھیل گئی تھی کہ محمد حسن خان ۳ ضرب توپ اور ۲ پلٹن لیکر مقام چاوے میں جو علاقہ لوگار میں واقع ہے پہونچ گیا ہے ثبوت کو پہونچی - وہاں کے لوگوں سے محمد حسن خان محصول وصول کرتا ہے - لوگ انکاری ہیں - جس کام کے لئے جنرل برایٹ صاحب کی فوج کا کچھ حصہ لغمان میں گیا تھا وہ کام اچھا چلتا ہے - اتبک کوئی دشمن مقابلہ کو نہیں آیا - بلکہ وہاں کے چند سردار اطاعت کرنے کو آئے ہیں - تار کی لائن کیمپ میں تیار کیجاتی ہے +

سلچارا اور بالادون اور پوناچری سے جو آخری خبر آئی ہے اُس سے معلوم ہوا کہ اب لوگ وہاں خاموش ہو گئے ہیں - اُن آدمیوں میں سے ایک اور آدمی جو وہاں کے ہنگامہ میں زخمی ہوئے تھے شفاخانہ میں مر گیا - اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ جن لوگوں نے وہاں خونریزی کی فرقہ انگامی میں سے ہیں لاہیکو اور گمبرگرام اور پوناچری اور گواہری کے چائی باغوں میں حفاظت کے لئے سپاہی مقرر ہو گئے ہیں - وہ شہرت جو پھیل گئی تھی کہ اور لوگ حملہ کے لئے تیار ہیں خلاف ہے +

سینٹ پیٹرزبرگ - ۳۰ جنوری - اخبار گولاس بیان کرتا ہے کہ بھرنئے طور سے پولنڈ کے ساتھ اتحاد کرنا چاہئے - اور یہہ بھی بیان کرتا ہے کہ وہ تجویز جو پولنڈ کے خود مختار بنانے کے لئے ہو رہی تھی ملتوی رہی +

سرکار نے کلکتہ کی ٹکسال کو بجائے تین لاکھ روپیہ کے چار لاکھ روپیہ روزانہ تیار کرنے کا حکم دیا ہے +

معلوم ہوتا ہے کہ کمانڈر انچیف صاحب میدان جنگ کو بڑھینگے انکا کیمپ تیار ہوتا ہے اور الہ آباد کے میگزین میں گرمجوشی کے ساتھ کام ہو رہا ہے +

سینٹ پیٹرزبرگ - ۲ - فروری - آج یہاں فرقہ نہلسٹ اور پولیس کے لوگوں میں لڑائی ہوئی - اور فرقہ مذکور میں سے چند آدمی گرفتار کئے گئے ہیں +

یونیورسٹی کے طالب علموں کے پاس سے ایک مضمون برامد ہوا ہے جسکا مطلب یہہ ہے کہ ہم حتی المقدور کوشش کرینگے کہ گورنمنٹ روس کو برباد کر دیں +

کابل ۲ - فروری - محمد جان نے ترکستان اور غزنی کے راستوں پر بمقام کوٹل تخت اور کوٹل سفید خاک اپنے کیمپ بنائے ہیں - اور سب مسافر جو کابل کی طرف آمد و رفت رکھتے ہیں انکو محمد جان گرفتار کر کے تلاشی لیتا ہے کہ اُن کے پاس کیا چیزیں ہیں - اور اب یہہ خبر آئی ہے کہ عرصہ دس روز کا ہوا محمد جان کا بھائی غزنی میں مارا گیا ہے - اور یہہ خیال کیا جاتا ہے اسیکے مارے جانیکے باعث محمد جان کے قتل ہونیکی شہرت ہوئی تھی +

علاقہ غلزئی کے ضلع خروار کے جو غزنی کے شمال و مغرب کیطرف واقع ہے باشندے محمد حسن خان اور

طاہر خان کے پاس آنے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم محمد جان کے تابعدار نہیں ہیں۔ کل اور آج یہاں پر بہت برف باری ہوئی۔ اور مسٹر ورانڈ کلکتہ کیطرف روانہ ہوگئے ہیں +

بمبئی ۲ فروری۔ رسالہ بمبئی نمبر ۶ کو جو اب پونا میں مقیم ہی حکم ہوا ہی کہ افغانستان کی طرف روانہ ہو جائے۔ گورنمنٹ نے جہاز موسومہ کراکو ڈایل کو جو انگلنڈ سے بمبئی میں آنے والا ہی اس لئے مقرر کیا ہی کہ جو فوج بمبئی سے کراچی کی طرف روانہ ہو اُسکو لیجاوے۔ اور یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ پلٹن نو سلیر نمبر ۶ اور پلٹن نمبر ۱۵ کی چار کمپنی جہاز مذکور پر ۵ یا ۶ فروری کو سوار ہو کر کراچی کیطرف روانہ ہو گی +

لودیانہ

سردی رفو چکر ہوئی۔ تین چار روز سے ابر محیط رہتا ہی مگر ایک بوند بھی نہیں پڑی۔ زراعت پیشہ لوگوں کو بارش کی از حد ضرورت ہی +

جناب پادری کیلسو صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ جو انبالہ کو تبدیل ہوگئے ہیں کل صبح کی ریل میں انبالہ تشریف فرما ہونگے۔ صاحب موصوف کی مفارقت کا ہر ایک کو افسوس ہی +

یکم فروری سے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دورہ میں تشریف رکھتے ہیں۔ خبر ہی کہ ۱۵ فروری تک واپس آجائینگے +

ہمکو پختہ طور سے معلوم ہوا ہی کہ شہر لودیانہ کے گلی کوچوں اور مکانوں میں بذریعہ نل پانی پہونچایا جائیگا۔ اور اسیواسطے انجنیر صاحب شہر کا نشیب و فراز دیکھ رہے ہیں +

حسد باشندہ اب پھر معرفت تحصیلدار صاحب لودیانہ خرید ہو کر کابل کیطرف روانہ ہو رہے ہیں +

ہفتہ حال میں چند قمار باز پولیس نے گرفتار کئے ہیں یقین ہی کہ سزا پائینگے +

خیال

من تصنیف مسٹر جیمس امربل متخلص گُل از روڑکی

جسدن سے سُنا ہی نام تیرا اُسدن سے شوق دیدار ہوا
بن تیرے مسیحا مجھے اب جینا تک دشوار ہوا۔
دم دم میں گھوٹتا دم ہی میرا اور دل بھی بہت گھبراتا ہی
جسدم کہ تصور تیرا آنکھوں میں میرے جم جاتا ہی
جوں مرغ چمن ہو قید قفس یا دام میں پھنس گھبراتا ہی
بس یوں ہیں میرا دل سدا قالب میں میرے ٹکراتا ہی
ہی دلکو تیری اُلفت کا میرے پیارے یہہ عجب آزار ہوا
بن تیرے مسیحا مجھے اب جینا تک دشوار ہوا
دن رات تصور ہی تیرا اور تیرا ہی اذکار مجھے۔
بس اس سے بڑھکر نہیں ہی اور کوئی کچھ کار مجھے
تیرے سوا ای دلبر مطلق اور نہیں درکار مجھے۔
دیدار دکھا دے ذرا اب تو بھی ای دلدار مجھے
ہی تیر عشق کا تیرے ای پیارے جگر سے میرے پار ہوا
بن تیرے مسیحا مجھے اب جینا تک دشوار ہوا
ہوں چور عشق کے نشہ میں اب مجھ سے نہیں کچھ کام مجھے۔
مئی اُلفت کا ساقیا اور بھی دے ایک جام مجھے
ہوں مخمور محبت میں میں تیرے تو ہی لے تھام مجھے۔
تا نہ ہووے کرنے عالم میں کوئی بدنام مجھے
فرقت میں میں تیرے ای دلبر جینے سے بیزار ہوا
بن تیرے مسیحا مجھے اب جینا تک دشوار ہوا
اب اپنے مریض عشق کی عیسیٰ اُن کے لیجئے جلد خبر
حال ابتر ہی ہجر میں دیکھہ تیرے کر جلد نظر۔
خوب طرح سے ڈھونڈھا میں نے پورب پچھم دکھن اُوتر
یار نہ پایا و لیکن تیری ثانی ای دلبر
ہی لوحِ دل پر نام تیرا اب گُل کے نقش نگار ہوا
بن تیرے مسیحا مجھے اب جینا تک دشوار ہوا

مطبع امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا